Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۹/۳۴	۳۰ ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ ۱۸ امان ۱۳۵۹ ہش ۱۸ مارچ ۱۹۸۰ء	نمبر ۶۴

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ، ۱۸ امان (مارچ) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے خاص فضل و کرم سے ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ الودود کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ۔ آپ کے مقاصد دینیہ میں فرشتوں کی مدد بھیجے اور ہر ہر گام پر اور ہر ہر آن آپ کا حامی و ناصر ہو آمین

۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بلڈ پریشر میں زیادتی اور سردرد کی وجہ سے بدستور ناساز چلی آرہی ہے ۔ احباب کرام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو کامل صحت عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین

یوم مسیح موعود

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جماعت ہائے احمدیہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ "یوم مسیح موعود" ۲۳ مارچ کو منایا جائے گا۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ اس روز اس دن کی اہمیت کے پیش نظر بہترین پروگرام ترتیب دیں اور جلسوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت ، آپ کی آمد کی غرض ۔ اسلام کی حمایت میں آپ کا زبردست جہاد ۔ کسر صلیب کے لئے آپ کی کوشش اور ہستی باری تعالیٰ کے لئے آپ کے پیش کردہ زندہ نشانات کا ذکر کریں ۔ جماعتیں اپنی سہولت کے پیش نظر قریب ترین کسی تاریخ کو بھی جلسے منعقد کر سکتی ہیں جلسوں کی کارروائی کی رپورٹیں نظارت ہذا کو بھجوائی جائیں ۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ ربوہ

سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ انشاء اللہ ۱۹ ، ۲۰ ، ۲۱ مارچ ۱۹۸۰ء کو ربوہ میں ہوگا ۔ احمدی گھوڑ سوار زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس پروگرام کو کامیاب بنائیں ۔

(ناظم اشاعت)

بحرِ حکمت کے موتی ، جوامع الکلم ، جواہر الکلام

جو شخص سچائی اختیار کریگا کبھی نہیں ہو سکتا کہ وہ ذلیل ہو

یہ باتیں دنیادار خود ہی بنا لیتے ہیں کہ جھوٹ اور فریب کے بغیر گزارہ نہیں

ارشاد باری تعالیٰ

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۔ حُنَفَآءَ لِلّٰہِ غَیْرَ مُشْرِکِیْنَ بِہٖ ۔ (الحج ۳۲)

ترجمہ :۔ چاہیئے کہ تم بت پرستی کے شرک سے بچو اور (اسی طرح) اپنی عبادت اور فرمانبرداری صرف اللہ کے لئے مخصوص کرتے ہوئے جھوٹ بولنے سے بچو اور تم خدا کا شریک کسی کو نہ بناؤ۔

حدیث النبی صلے اللہ علیہ وسلم

(رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) کیا میں تم کو بڑے بڑے گناہ نہ بتاؤں ۔ آپؐ نے یہ تین دفعہ پوچھا ۔ ہم نے کہا کیوں نہیں یارسول اللہ ! آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ خدا کا شریک ٹھہرانا اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا ۔ آپ تب ٹیک لگائے ہوئے تھے ۔ آپؐ بیٹھ گئے اور فرمایا خبردار جھوٹی بات کہنے سے بچو اور جھوٹی گواہی دینے سے ۔ پھر اسے دوہراتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ کاش آپؐ مزید نہ فرمائیں ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

" جو شخص سچائی اختیار کرے گا کبھی نہیں ہو سکتا کہ ذلیل ہو اس لئے کہ وہ خدا تعالےٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے اور خدا تعالےٰ کی حفاظت جیسا اور کوئی محفوظ قلعہ اور حصار نہیں ۔ لیکن ادھوری بات فائدہ نہیں پہنچا سکتی ۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ جب پیاس لگی ہوئی ہو تو صرف ایک قطرہ پی لینا کفایت کرے گا یا شدتِ بھوک کے وقت ایک دانہ یا لقمہ سے سیر ہو جاوے ؟ بالکل نہیں بلکہ جب تک پورا سیر ہو کر پانی نہ پئے یا کھانا نہ کھالے تسلی نہ ہوگی ۔ اسی طرح پر جب تک اعمال میں کمال نہ ہو ۔ وہ ثمرات اور نتائج پیدا نہیں ہوتے جو ہونے چاہئیں ۔ ناقص اعمال اللہ تعالےٰ کو خوش نہیں کر سکتے اور نہ وہ بابرکت ہو سکتے ہیں ۔ اللہ تعالےٰ کا یہی وعدہ ہے کہ میری مرضی کے موافق اعمال کرو پھر میں برکت دونگا ۔

غرض یہ باتیں دنیادار خود ہی بنا لیتے ہیں کہ جھوٹ اور فریب کے بغیر گزارہ نہیں ۔ کوئی کہتا ہے کہ فلاں شخص نے مقدمہ میں سچ بولا تھا اس لئے چار برس کو دھر لیا گیا ۔ میں پھر کہوں گا کہ یہ خیالی باتیں ہیں جو عدم معرفت سے پیدا ہوتی ہیں

کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی "

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۵۳ ۔ ۳۵۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۳۰ ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ
۱۸ امان ۱۳۵۹ ہش

حقیقی دینداری اور اسکا بنیادی تقاضا

دین تمام تر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی کماحقہٗ ادائیگی سے عبارت ہے بیک وقت ان دونوں حقوق کی پوری پوری ادائیگی سے ہی ایک شخص دیندار بنتا ہے۔ اگر ایک شخص حقوق اللہ کی ادائیگی کا تو پورا اہتمام کرتا ہے لیکن حقوق العباد کی ادائیگی کو چنداں اہمیت نہیں دیتا تو وہ ہرگز دیندار نہیں کہلا سکتا۔ اسی طرح جو شخص حقوق العباد تو ادا کرتا ہے لیکن حقوق اللہ کی ادائیگی کا التزام نہیں کرتا اور اس سے غافل رہتا ہے تو وہ بھی دیندار کہلانے کا مستحق نہیں۔ کسی انسان کا صحیح معنوں میں دیندار ہونا صرف اسی وقت متحقق ہوتا ہے جب وہ ان دونوں حقوق کی ادائیگی میں کانٹے کی تول پورا اترتا ہے۔

اس نکتہ کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض گزشتہ قومیں ایک نوع کی برائی میں مبتلا ہوئیں اور بعض قومیں دوسری نوع کی برائی میں۔ اور اس طرح دونوں ہی قسم کی اقوام گمراہ ہوئے بغیر نہ رہیں۔ ایک تو وہ قومیں تھیں جنہوں نے حقوق اللہ کی ادائیگی میں اس درجہ انہماک اختیار کیا کہ وہ حقوق العباد کی ادائیگی کو ترک کر بیٹھیں اور اس طرح تارک الدنیا ہو کر معاشرہ کو نقصان پہنچانے کا موجب بنیں۔ ہر چند کہ انہوں نے اسے نیکی سمجھ کر ہی اس طریق کو اختیار کیا لیکن بالآخر وہ دین سے ہی ہاتھ دھو بیٹھیں۔ ایسی ہی ایک قوم کا اللہ تعالیٰ نے سورۃ الحدید میں بطور مثال ذکر کیا ہے۔ اور وہ ہے عیسائی قوم۔ ان میں سے بعض لوگوں نے رہبانیت کو نیکی خیال کر کے اسے اختیار کر لیا اور تارک الدنیا بن بیٹھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بموجب ان میں سے اکثر فاسق بنے بغیر نہ رہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے عاد اور ثمود اور بعض دوسری نافرمان قوموں کا ذکر کیا ہے۔ ان کی نافرمانی کی وجہ یہی تھی کہ انہوں نے حقوق اللہ سے غفلت برتی اور حقوق العباد کی ادائیگی کی دھن میں محض معاشرتی ترقی کو ہی اپنا مطمح نظر بنایا اور اس میں ایسے منہمک ہوئے کہ خداتعالیٰ کو یکسر فراموش کر بیٹھے اور فسق و فجور میں مبتلا ہوتے چلے گئے۔ دنیا میں حد سے زیادہ انہماک انہیں لے ڈوبا۔

ان میں سے اول الذکر برائی دنیوی ذمہ داریوں سے فرار کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے اور موخر الذکر برائی خداتعالیٰ سے بغاوت کے نتیجہ میں جڑ پکڑتی ہے اور بالآخر انجام دونوں برائیوں کا فسق و فجور کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اسی لئے اسلام نے بیک وقت حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی ادائیگی پر زور دیا ہے اور حقیقی دیندار انہی کو گردانا ہے جو ان دونوں حقوق کو ایک ساتھ ادا کرتے ہیں اور دونوں ذمہ داریاں کو پوری مستعدی اور چوکسی سے نبھاتے ہیں۔ ایسے حقیقی دینداروں کی ہر حرکت و سکون عبادت کا درجہ اختیار کر لیتی ہے کیونکہ وہ جو کام بھی کرتے ہیں خواہ دین کا ہو یا دنیا کا اس میں اطاعت الٰہی کی روح کارفرما ہوتی ہے۔ اطاعت کی یہ روح انہیں نہ دنیوی ذمہ داریوں سے فرار اختیار کرنے دیتی ہے اور نہ خداتعالیٰ سے بغاوت کی طرف انہیں مائل ہونے دیتی ہے۔ وہ دونوں ذمہ داریوں کو ایک ساتھ اس خوش اسلوبی سے ادا کرتے ہیں کہ کسی ایک سے غفلت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ ان کے لئے غفلت کا امکان ہی کالعدم ہو جاتا ہے۔ ان ہر دو ذمہ داریوں کو کمال خوش اسلوبی سے ایک ساتھ نبھانے کی کیفیت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعض نہایت ہی لطیف مثالوں سے واضح فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ایک شخص کا ذکر تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ وہ ہزاروں روپے کا لین دین کرنے میں مصروف تھا۔ ایک ولی اللہ نے اُس کو دیکھا اور کشفی نگاہ اس پر ڈالی تو اُسے معلوم ہوا کہ اس کا دل باوجود اس قدر لین دین روپیہ کے خداتعالیٰ سے ایک دم کے لئے بھی غافل نہ تھا۔ ایسے ہی آدمیوں کے لئے خداتعالیٰ نے فرمایا ہے لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ۔ کوئی تجارت اور خرید و فروخت ان کو غافل نہیں کرتی۔ اور انسان کا کمال بھی یہی ہے کہ دنیوی کاروبار میں بھی مصروفیت رکھے اور پھر خدا کو بھی نہ بھولے۔ وہ ٹٹو کس کام کا ہے جو بروقت بوجھ لادنے کے بیٹھ جاتا ہے اور جب خالی ہو تو خوب چلتا ہے۔ وہ قابل تعریف نہیں۔ وہ فقیر جو دنیوی کاموں سے گھبرا کر گوشہ نشین بن جاتا ہے وہ ایک کمزوری دکھلاتا ہے۔ اسلام میں رہبانیت نہیں۔ ہم کبھی نہیں کہتے کہ عورتوں کو اور بال بچوں کو ترک کر دو اور دنیوی کاروبار کو چھوڑ دو۔ نہیں، بلکہ ملازم کو چاہیئے کہ وہ اپنی ملازمت کے فرائض ادا کرے اور تاجر اپنی تجارت کے کاروبار کو پورا کرے لیکن دین کو مقدم رکھے۔

اس کی مثال خود دنیا میں موجود ہے کہ تاجر اور ملازم لوگ باوجود اس کے کہ وہ اپنی تجارت اور ملازمت کو بہت عمدگی سے پورا کرتے ہیں پھر بھی بیوی بچے رکھتے ہیں اور ان کے حقوق برابر ادا کرتے ہیں۔ ایسا ہی ایک انسان ان تمام مشاغل کے ساتھ خداتعالیٰ کے حقوق کو ادا کر سکتا ہے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر بڑی عمدگی سے اپنی زندگی گزار سکتا ہے خداتعالیٰ کے ساتھ تو انسان کا فطرتی تعلق ہے۔ کیونکہ اس کی فطرت خداتعالیٰ کے حضور میں الست بربکم کے جواب میں قالوا بلٰی کا اقرار کر چکی ہوئی ہے۔

یاد رکھو کہ وہ شخص جو کہتا ہے کہ جنگل میں چلا جائے اور اس طرح دنیوی کدورتوں سے بچ کر خدا کی عبادت کرے وہ دنیا سے گھبرا کر بھاگتا ہے اور نامردی اختیار کرتا ہے۔ دیکھو ریل کا انجن بے جان ہو کر ہزاروں کو اپنے ساتھ کھینچتا ہے اور منزل مقصود پر پہنچاتا ہے۔ پھر افسوس ہے اس جاندار پر جو اپنے ساتھ کسی کو بھی کھینچ نہیں سکتا۔ انسان کو خداتعالیٰ نے بڑی بڑی طاقتیں بخشی ہیں۔ اس کے اندر طاقتوں کا ایک خزانہ خداتعالیٰ نے رکھ دیا ہے۔ لیکن وہ کسل کے ساتھ اپنی طاقت کو ضائع کر دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۰۶ تا ۲۰۸)

الغرض حقیقی دینداری کا بنیادی تقاضا ہی یہ ہے کہ انسان دینی اور دنیوی ذمہ داریوں کو ایک ساتھ کمال خوش اسلوبی سے ادا کرے کیونکہ دنیوی ذمہ داریاں بھی اگر انہیں اطاعت کے رنگ میں رنگین ہو کر ادا کیا جائے تو دین ہی کا ایک اہم حصہ ہیں البتہ ان ہر دو ذمہ داریوں کو کماحقہٗ ادا کرنے کے دوران دین کا پلہ نسبتاً بھاری رہنا چاہیئے تاکہ انسان دنیوی زینتوں کی چکا چوند سے مرعوب ہو کر دنیا کی طرف نہ جھک جائے۔ اور خدا سے غفلت نہ برتنے لگے۔ دنیوی ذمہ داریاں ادا کرنے کے دوران بھی جھکاؤ انسان کا خدا ہی کی طرف ہونا چاہیئے۔ حقیقی دینداری اسی کا نام ہے۔

درخواست دعا

- خاکسار کی پھوپھی زاد ہمشیرہ محترمہ حبیب بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری ہدایت اللہ صاحب سگیلا ٹاؤن گوجرانوالہ دل کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں اور بستر پکڑ رہی ہیں۔ قارئین الفضل سے التماس ہے کہ دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ ہمشیرہ محترمہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہماری پریشانیوں کو دور کرے۔ آمین

(چوہدری محمد شفیع مہار فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ)

- میرے ایک مخلص دوست کا اکلوتا نوجوان بیٹا آنکھوں کا نور کھو بیٹھا ہے علاج جاری ہے۔ دعا فرمائیں کہ قادر و توانا خدا اُسے آنکھوں کا نور عطا فرمائے۔ آمین

(فضل الرحمٰن بسمل)

- میرا لڑکا عزیز مبشر احمد امریکہ میں پی ایچ ڈی (فزکس) کی تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ اپریل میں اسکا ایک اہم امتحان ہو رہا ہے احباب جماعت کی خدمت میں نمایاں کامیابی کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

(محمد ابراہیم بھامبڑی صدر محلہ دارالنصر غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قوموں کے تنزّل کے اسباب

(مکرم محمد الیاس صاحب منیر متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

(۳)

غیر قوموں کا دخل

جب تک کوئی قوم دوسری اقوام سے علیحدہ اپنا سفر جاری رکھے، وہ کمالِ اوج کی طرف بڑھتی چلی جاتی ہے۔ لیکن جب اس میں غیر قومیں داخل ہو جائیں تو وہ آہستہ آہستہ ان کی حکومت پر اثر انداز ہونے لگ جاتی ہیں اور آخر کار ایک دن اس نئی قوم کی دخل اندازی کے باعث حکومت سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتی ہے، جیسے آریا جب ہندوستان آئے تو انہوں نے آہستہ آہستہ ہندوؤں کے قریب ہونا شروع کیا۔ چنانچہ نتیجہ یہ ہوا کہ آریا حاکم بن گئے اور ہندو محکوم ہو کر رہ گئے۔ عباسی دورِ خلافت میں خلفاء نے عجمی اور خراسانی باشندوں کو وزارتوں اور امراء کے عہدے سونپ دیئے جو بعد میں اس سلطنت کی تباہی و بربادی کا موجب ہوا۔

(تاریخ اسلام از عبد الرسول صفحہ ۵۲۶)

اموی دورِ حکومت میں حکمرانوں نے اپنی حفاظت کی خاطر زنگی و مصری غلام منگوائے اور انہیں خصوصی تربیت دی نیز شاہی محل میں کچھ آزادی بھی ملی تو وہ اسے ناجائز طور پر کام میں لانے لگے، حکومت کے معاملات میں دخل اندازی شروع کر دی، حتٰی کہ خلفاء اور وزراء کے تقرّر کے لئے بھی من مانی کرنے لگے۔ جس سے خلافت کی بنیادیں کمزور پڑ گئیں، (تاریخ ملت)

اس امر کی تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے اقتباسات سے یوں ملتی ہے:۔

فرماتے ہیں:۔

"اندلس اور بغداد میں زیادہ تر کام غلاموں سے ہی لیا گیا اور یہی مسلمانوں کی تباہی کا موجب ہوا۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ اوّل صفحہ ۲۹۴)

ہندوستان میں انگریزوں کی مداخلت سے تباہی ہوتی نظر آتی ہے۔ ریاست اودھ کے معاملات میں انگریزوں کی بے جا دخل اندازی سے ریاست اودھ کا نواب گھٹنے ٹیکنے پہ مجبور ہو گیا۔

(تاریخ پاکستان اور دنیائے اسلام صفحہ ۵۶)

اسی طرح باقی ہندوستان میں انگریزوں نے اپنی عورتوں کے ذریعہ مسلمان عورتوں کے خیالات بدلنے شروع کر دیئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں میں عیسائیت کے خلاف کوئی غیرت نہ رہی اور نہ جوش، اس کے برعکس اُن میں عیاشی اور آرام طلبی کی عادت پیدا ہو گئی۔ جس سے ان میں ان کا مقابلہ کرنے کی بھی ہمت نہ رہی۔

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ اوّل صفحہ ۳۰۱)

پس کسی قوم میں غیر قوم کی مداخلت ہمیشہ ہی نقصان دہ ثابت ہوتی رہی ہے اس لئے جس قوم نے جینا ہے اسے دوسری اقوام کی بے جا مداخلت سے ہوشیار اور چوکنا رہنا ہوگا۔

نافرمانی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ۔ (النساء آیت ۶۰)

اے ایمان دارو!! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے فرمان رواؤں کی بھی اطاعت کرو۔ اللہ، اس کے رسول اور حکّام کی اطاعت قوم کو عروج کی طرف لے جاتی ہے اور ان کی نافرمانی سے قوم تنزّل کا شکار ہو جاتی ہے۔ حضرت موسیٰؑ کی قوم کو جب خدا تعالیٰ نے حکم دیا۔ وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا تو وہ اس کی بجائے فخر و تکبّر سے اس دروازہ میں داخل ہوئے۔ اسی طرح اس دخول کے وقت انہیں حِطَّةٌ کہنے کا ارشاد تھا مگر وہ قوم اسے بدل کر کچھ اور ہی کہتے ہوئے داخل ہوئی جس سے خدا کی غیرت جوش میں آئی۔ اور ان پر شدید آسمانی عذاب نازل فرمایا، جس سے وہ تباہ ہو گئی۔

(قصص القرآن جلد ۳ صفحہ ۱۲)

طالوت نے جالوت سے مقابلہ کے لئے جاتے ہوئے راستہ میں نہر سے پیٹ بھر کر پانی پینے سے منع فرمایا تو جب حصّہ قوم نے اس کی خلاف ورزی کی اسے خدا تعالیٰ نے ایسی سزا دی کہ وہ خود بھی پکار اٹھے۔ لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ۔

(البقرہ آیت ۲۵۰)

مسلمانوں نے بھی اپنے خالق کی پیروی کی تو وہ زندہ رہے، جب انہوں نے اس کے احکام کو پسِ پشت ڈال دیا تو وہ تباہ ہو گئے مثلاً لین دین کے معاملات میں جب انہوں نے خدائی ہدایات کو چھوڑ دیا تو وہ زوال کا شکار ہو گئے، جیسا کہ حضرت فضلِ عمرؓ فرماتے ہیں:۔

"اب دوسرا سبب قومی تنزّل کا یہ بتایا ہے کہ لین دین کے معاملات میں احتیاط سے کام نہیں لیا جاتا۔"

(تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۶۴۳)

نافرمانی سے انسان میں بغاوت کا مادہ پیدا ہوتا ہے اور بغاوت سے خانہ جنگی کی صورت معرضِ وجود میں آتی ہے جو کسی قوم کے تنزّل کا سبب بنتی ہے اس لئے جو قوم زندگی چاہتی ہے اسے خدا اور اس کے رسول اور حکّام کی مکمل اطاعت کرنی ہوگی، حضرت المصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نافرمانی کو مسلمانوں کا سبب قرار دیا ہے۔ فرماتے ہیں:

"اگر مسلمان صرف دو اسلامی احکام پہ ہی عمل کرتے تو آج سارا ہندوستان مسلمانوں سے بھرا ہوا ہوتا۔ ایک تعدّد ازدواج۔ دوسرا تبلیغِ اسلام۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ اوّل)

نفاق

تاریخ شاہد ہے کہ کسی قوم کو نہ تو توپوں کی گولہ باری نے اتنا نقصان پہنچایا نہ گولیوں کی بوچھاڑوں نے جتنا کہ نفاق جیسے موذی مرض نے۔

یہ بیماری ہر زمانہ میں ہر قوم میں پیدا ہوتی رہی ہے، خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کے مبارک زمانہ میں بھی عبد اللہ بن اُبی نے نفاق ڈالنے کی کوشش کی مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم نے اسے ایک لمحہ کے لئے بھی برداشت نہ فرمایا۔

چنانچہ تھوہر کا یہ درخت حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں ایک دفعہ پھر عبد اللہ بن سبا کی صورت میں پنپا، جس نے وقت پر گوشمالی نہ ہونے کی وجہ سے اُمتِ محمدیہ کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا۔

(اسلام میں اختلافات کا آغاز صفحہ ۳۷)

سراج الدولہ جب بنگال میں انگریزوں کے خلاف برسرِ پیکار تھا اس وقت میر جعفر (جو کہ سراج الدولہ کی فوج کا ایک اعلیٰ افسر تھا) در اصل انگریزوں کے ساتھ ملا ہوا تھا، وہ عین وقت پر آکر محض ذاتی مفاد کی خاطر سراج الدولہ کی فوج میں سے اپنے ماتحت دستہ کو ایک طرف لے گیا اور سراج الدولہ اس اچانک تبدیلی کی وجہ سے کمزور پڑ گیا اور انگریزوں کا مقابلہ نہ کر سکا۔

(تاریخ انقلابات عالم جلد ۲ صفحہ ۲۳۶)

سلطان ٹیپو کی شکست اور تباہی کی وجوہات کی آخری کڑی میر صادق (وزیر مال) کی منافقت تھی، جو کہ مال و دولت کی لالچ میں آکر ٹیپو کی سلطنت کے لئے مارِ آستین ثابت ہوا۔ (ایضاً)

سلطنت مغلیہ کی تباہی کے بواعث زیر مطالعہ لائیں تو ملکہ زینت محل کی منافقت نمایاں ہو کر نظروں کے سامنے آتی ہے۔ جب اس نے بادشاہ سے یہ کہہ کر گولہ باری بند کروا دی کہ اس کی آواز سے میرا دل دہل جاتا ہے اور درحقیقت اس کا انگریزوں سے گٹھ جوڑ تھا۔

(مطالعہ پاکستان)

سلطنت مغلیہ جو بظاہر بڑی مضبوط و مربوط تھی، سلطنتِ میسور جس کے قلعے ناقابلِ تسخیر تھے، سراج الدولہ جو بنگال کا ہیرو تھا نفاق کے باعث پلک جھپکنے میں تنزّل کی گہرائیوں میں جا گرے، جہاں سے اٹھ کر واپس آنا ناممکن ثابت ہوا، الغرض نفاق دیمک کی طرح کسی قوم اور ملّت کے خمیر اندر ہی اندر کھوکھلے کرتا رہتا ہے، پھر یک لخت ملّت کی ساری عمارت نیچے آ جاتی ہے۔

نااہل قیادت

جب کوئی قوم اچھی قیادت سے محروم ہو جائے تو وہ ترقی سے بھی محروم ہو جاتی ہے، کیونکہ ایسے قائد قوم کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتے اور محض لہو و لعب میں مصروف رہتے ہیں اور قوم کی بنیادیں کھوکھلی ہو جاتی ہیں۔

اٹھارہویں صدی کے اواخر میں اٹلی کا تنزّل پوپ ششم کی نااہلی کے باعث ہوا، اس نے بونا پارٹ کے پہلے حملہ ہی کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رحمت اللہ الوائے جنگ کی درخواست کی اور اس کے عوض بیس لاکھ لیورے، قلمی کتابوں اور دستکاریوں کے نادر نمونے پیرس بھجوانے کا وعدہ کیا۔ لیکن فرانسیسی پھر بھی باز نہ آئے اور ایک لمبے عرصہ تک حملے جاری رکھے یہاں تک کہ اٹلی فتح ہو گیا، یہ سب پوپ ششم کے پہلی مرتبہ مرعوب ہو جانے کے نتیجہ میں ہوا۔

(انقلاب یورپ صفحہ ۱۹۳-۱۹۴)

۴۷۹ ق-م میں یونانیوں اور ایرانیوں کی ایک لڑائی کے دوران اگرچہ ایرانی فوج کا پلہ بھاری رہا مگر ایک نا اہل سپہ سالار کی غلطی کے باعث سپارٹا (یونانی ریاست) کی فوج کو ایرانی سلطنت پر قابض ہو جانے کا موقعہ مل گیا،

(تاریخ اقوام عالم صفحہ ۲۲۳)

مسلمانوں کے دور میں عباسی اور اموی سلطنتیں بھی نا اہل حکمرانوں کی نا اہلی کی نذر ہوتی دکھائی دیتی ہیں۔ آخری عباسی خلیفہ معتصم باللہ نہایت عیاش اور نا اہل تھا جس نے باوجود دشمن کے حملہ آور ہو جانے کے اس کی مطلق پرواہ نہ کی۔

(تاریخ اسلام از عبد الرسول صفحہ ۵۲۱)

اموی خاندان میں ہشام المؤید، محمد مہدی باللہ المستعین اور المستظہر جیسے نا اہل حکمرانوں نے قوم کو شدید نقصان پہنچایا

(ایضاً صفحہ ۳۳۴)

اسی طرح حسین (شریف مکہ) نے حجاز کی حکومت ملتے ہی جائز و ناجائز طریق سے تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لئے اور اس کے باوجود بڑی شان و شوکت کے ساتھ رہتا رہا جس سے عوام اور حکومت دونوں کی حالت ناگفتہ بہ ہو گئی۔

(تاریخ انقلابات عالم جلد اول صفحہ ۲۴۵)

سلطنتِ عثمانیہ میں سلیمان اعظم کے بعد جو سلاطین ہوئے انہوں نے قوم کی حالت کی طرف بالکل توجہ نہ دی جس کا نتیجہ زوال کی صورت میں نکلا۔

(تاریخ انقلابات عالم جلد اول صفحہ ۲۹۷)

پس قوم کے رہنما کو قوم کے لئے نمونہ بننا چاہیئے اور اسے چاہیئے کہ وہ اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ قوم کے لئے وقف کر دے۔

امتیازات

قومی ترقی کا تقاضا ہے کہ قوم بلا امتیاز ایک سطح پر آکھڑی ہو حتی کہ ایک طبقہ دوسرے طبقہ کا جزو بن جائے، جیسے ایک آنکھ دوسری آنکھ کے لئے اور یہی بات بانیٔ اسلام نے اپنے آخری حج کے موقعہ پر مسلمانوں سے کہی کہ کسی عربی کو عجمی پر فضیلت حاصل نہیں ہے نہ گورے کو کالے پر، نہ آقا کو غلام پر گویا آپ نے اپنی اُمت سے امتیازات کو ختم کر دیا اور در اصل قوم میں امتیازات کا اس کے تنزل میں بڑا حصہ ہوتا ہے ہندو قوم جب تک نسلی امتیاز میں مبتلا رہی، ترقی نہ کر سکی، وہ یونانیوں، پٹھانوں، مغلوں سے مغلوب ہوتی گئی۔

(مشعل راہ صفحہ ۴۲۸)

لیکن جب نسلی امتیاز ختم کیا گیا۔ ہندو شاہراہ ترقی پر گامزن ہو گئے۔ اموی خاندان کی تباہی میں اسی سبب کا بڑا دخل تھا۔ بادشاہ نے اپنے رشتہ داروں کو عہدوں کے ذریعہ ممتاز کرنا شروع کر دیا۔ جس سے نسلی تعصب کو ہوا ملی۔

(تاریخ اندلس)

اسی طرح اموی بادشاہ ہشام نے امام مالکؒ کے مذہب کو رواج دیا جس کے نتیجہ میں مالکی اور غیر مالکی علماء میں شدید اختلاف ہو گیا جس کا نتیجہ زوالِ سلطنت کی صورت میں نکلا۔

(تاریخ ملت)

فرانس کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو انقلاب سے قبل حکومت کے زوال کا بنیادی سبب بھی یہی امتیازات تھے بادشاہ، امراء اور پادری قومی ٹیکس سے مستثنیٰ کر دیئے گئے اور وہ عوام کی خستہ حالت سے بے پرواہ نہایت عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے لگے چنانچہ جب معاملہ انتہا کو پہنچ گیا تو ۱۷۸۹ء میں یہ حکومت تباہ ہو گئی،

(تاریخ اقوام عالم صفحہ ۵۶۹)

امریکہ کی دریافت قدرت کے عظیم الشان خزانے کی دریافت تھی اسکی دریافت سے بظاہر دنیا کی عام خوشحالی کی امید تھی لیکن حالات شاہد ہیں کہ دُنیا کی معاشی حالت آج اسی دریافت سے قبل کی حالت سے بھی بدتر ہے۔ اس میں باہمی چپقلش اور احساس کمتری پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ قوم تنزل کے گڑھے میں گر جاتی ہے۔

حرفِ آخر

آج مغربی اقوام ترقی یافتہ سمجھی جاتی ہیں۔ انہوں نے ایٹم ایجاد کیا، اس کے ذریعہ بڑے بڑے کارنامے سر انجام دیئے ۔۔۔ نت نئے حربی آلات ایجاد کر لئے، ایٹم بم بنا لیا، خطرناک میزائیل نصب کر لئے، اپنے تنعم کے لئے طرح طرح کے سامان پیدا کر لئے جس بنا پر تَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا آپ انہیں ترقی یافتہ سمجھتے ہیں۔ وَهُمْ رُقُوْدٌ ۔۔۔ حالانکہ وہ درحقیقت تنزل پذیر ہیں ۔۔۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کی چاند اور مریخ تک رسائی ہے۔ وہ سمندر کی تہہ کے حالات سے باخبر ہیں لیکن انسانیت کو اس سے کیا فائدہ ۔۔۔؟ انہیں تو زمین پر انسان بن کر رہنا بھی نہیں آتا۔ یہ میزائیل، یہ ایٹم بم ۔۔۔ ان کے استعمال کا نتیجہ انسانیت کی تباہی کے سوا کیا ہو گا ۔۔۔؟ تو پھر انہیں ایجاد کرنے والے دراصل بنی نوع انسان کو تنزل کی گہری گھاٹیوں میں پھینکنے والے ہوئے ۔۔۔ "وہ یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ آج دنیا اپنی غلط کاریوں کی وجہ سے مکمل تباہی کے کنارے کھڑی ہے"

(الفضل ۸ اکتوبر ۱۹۷۶ء صفحہ ۲)

آج کا انسان جسے ترقی یافتہ گمان کیا جاتا ہے، در اصل صدیوں پہلے کے وحشی انسان کی مانند ہو چکا ہے ۔۔۔ اس کے مادی کارناموں سے کسی کو قلبی اطمینان نصیب نہیں ہوا کوئی کمزور قوم، طاقتور قوم کے دباؤ سے آزاد نہیں ہوئی۔ غریبوں کو ان کا حق ملنے کی بجائے ان کی حق تلفی ہونے لگی ہے۔ انصاف دُنیا سے اُٹھ گیا ہے ۔۔۔ تو یہ ترقی کا ہے کی ہوئی، الغرض دنیا اس وقت تنزل کے انتہائی مقام پر کھڑی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اقتباس کے پورا ہونے کا وقت آتا دکھائی دیتا ہے جس میں اسلام کے غلبہ کی بشارت دی ہے ۔۔۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہو گا جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے، وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں میں رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں ملکوں میں پھیلے گی، اس دن نہ کوئی مصنوعی کفارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا، اور خدا کا ایک ہی ہاتھ کفر کی سب تدبیروں کو باطل کر دے گا، لیکن نہ تلوار سے اور نہ کسی بندوق سے بلکہ مستعد روحوں کو روشنی عطا کرنے سے اور پاک دلوں پر ایک نور اُتارنے سے تب یہ باتیں جو میں کہتا ہوں سمجھ میں آئیں گی"

(مجموعہ اشتہارات جلد ۲ صفحہ ۳۰۵)

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

مجلس مشاورت کا ٹکٹ

مجلس مشاورت کے موقع پر مستورات باہر سے آجاتی ہیں اور مجلس مشاورت کا ٹکٹ مانگتی ہیں ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ مشاورت کا ٹکٹ عورتوں کو بہت محدود تعداد میں ملتا ہے۔ محدود جگہ ہوتی ہے اس لئے بیرونی مستورات براہِ مہربانی ٹکٹ نہ مانگیں عہدیداران کے سوا اور کسی کو ٹکٹ نہیں ملے گا۔

(صدر لجنہ احمدیہ مرکزیہ)

ماہانہ رپورٹ اور تربیت

مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے ماہ جنوری کی رپورٹ تو موصول ہوئی لیکن شعبہ تربیت کا خانہ خالی تھا براہِ مہربانی ماہانہ رپورٹ بھجواتے وقت ہر شعبہ کے تحت کی گئی کارکردگی کا تذکرہ ضرور کیا کریں۔

پیر محل، پشاور، کھاریاں، کرونڈی، گولیکی، بھابھڑہ، بہوڑو چک ۱۸/۷، رحیم یار خان، اوچ شریف، ساہیوال

(سیکرٹری تربیت لجنہ مرکزیہ)

حضرت مصلح موعودؓ کا فرمان

آخر قرآن مجید میں جو پردے کا حکم ہے اس کے کوئی نہ کوئی تو معنی ہوں گے اگر اس کے کوئی معنی ہیں تو بہر حال اُسے ماننے والوں نے ہی پورا کرنا ہے۔

(سیکرٹری تربیت لجنہ مرکزیہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجیئے، (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۹)

مکرم	محمد اسلم خاں صاحب	اسلام آباد	۱۰۰٫۰۰ روپے
//	نصیر احمد ورک صاحب	//	۱۰٫۰۰ //
//	نصرت ملک صاحب	//	۲۰٫۰۰ //
//	نصیر احمد صاحب U.S.A	//	۱۵٫۰۰ //
//	یوسف ناصر صاحب	//	۲۰٫۰۰ //
مکرمہ	ظہیر عابدہ بن ناصر صاحب	//	۱۵٫۰۰ //
//	رضیہ بیگم یوسف ناصر صاحب	//	۵۰٫۰۰ //
مکرم	چوہدری محمد عبداللہ صاحب ڈار بمعہ اہلیہ صاحبہ کوئٹہ		۱۰۰٫۰۰ //
//	مرزا منیر بیگ صاحب	// //	۱۰٫۰۰ //
//	مرزا منیر بیگ صاحب منجانب والد صاحب مرحوم مرزا فتح محمد صاحب کوئٹہ		۱۷٫۵۰ //
مکرمہ	صغریٰ بیگم بنت لال خان صاحب منجانب والدہ مرحومہ کوئٹہ		۱۰٫۰۰ //
مکرم	شیخ نعیم احمد صاحب	کوئٹہ	۱۵٫۰۰ //
مکرمہ	اہلیہ چوہدری سمیع اللہ صاحب	//	۳۰٫۰۰ //
مکرم	طاہر احمد ابن نصیر احمد خان صاحب	//	۱۰٫۰۰ //
مکرمہ	حنیفہ جمیل احمد صاحبہ	//	۲۰٫۰۰ //
مکرم	عبدالسمیع، عبدالسلام خان صاحبان	//	۳۵٫۰۰ //
//	محمد سعید خاں ناصر صاحب	//	۱۰٫۰۰ //
//	عبدالرؤف لودھی صاحب	//	۱۲٫۰۰ //
مکرمہ	بیگم عبداللہ خاں ڈاہری	نواب شاہ سندھ	۵۰۰٫۰۰ //
مکرم	محمد الدین بٹ معرفت ڈاکٹر سعید احمد بٹ کنڈیرو		۲۰۰٫۰۰ //
//	چوہدری حبیب احمد صاحب بھاگو بھٹی ضلع سیالکوٹ		۱۰٫۰۰ //
//	نذیر احمد گوندل	زرعی یونیورسٹی ٹنڈو جام	۳۵٫۰۰ //
//	الحاج شیخ محمد بشیر احمد علی صاحب	جھنگ صدر	۱۰٫۰۰ //
مکرمہ	بہو بن اسلم صاحبہ	// //	۵۰٫۰۰ //
مکرم	چوہدری محمد مختار صاحب	// //	۲۵٫۰۰ //
//	محمد شفیع صاحب معہ اہل وعیال	// //	۲۰٫۰۰ //
//	نسیم احمد، خلیل احمد، داؤد احمد، شریف احمد صاحبان	// //	۲۰٫۰۰ //
//	چوہدری وقار احمد ناصر صاحب	جھنگ صدر	۱۰٫۰۰ //
//	سید عبدالحی شاہ صاحب	// //	۱۰٫۰۰ //
//	رشید احمد صاحب معرفت نذیر احمد صاحب ٹنڈو جام ضلع حیدرآباد		۱۵٫۰۰ //
//	اللہ بخش صاحب چک منگلہ ضلع سرگودھا		۱۶٫۰۰ //
مکرمہ	عزیزہ صدیقہ قدسیہ صاحبہ	سیالکوٹ	۱۰٫۰۰ //
//	بیگم کرنل محمود احمد صاحب	دارالصدر شمالی ربوہ	۱۰٫۰۰ //
//	زینت ماجد صاحبہ	رحمانپورہ لاہور	۵۰٫۰۰ //
مکرم	عبداللطیف انور صاحب	ٹاؤن شپ //	۵۰٫۰۰ //
مکرمہ	امۃ المتین طاہرہ صاحبہ	بھاٹی گیٹ //	۱۰٫۰۰ //
	بذریعہ منصور احمد انور صاحب	// //	۱۵٫۰۰ //
مکرم	محمد احمد ظفر صاحب	// //	۱۰٫۰۰ //
مکرمہ	محمودہ بیگم صاحبہ بذریعہ منصور احمد صاحب بھاٹی گیٹ لاہور		۲۰٫۰۰ //
مکرم	غلام نبی صاحب گوندل مرحوم بذریعہ ریاض احمد صاحب	// //	۵۰٫۰۰ //
مکرمہ	امۃ الکریم زوجہ محمد سلیم صاحب	// //	۱۰٫۰۰ //
//	اہلیہ رانا عبدالمنان خاں صاحب	دارالذکر //	۱۰٫۰۰ //
//	بشارت ماجد زوجہ شیخ ریاض محمود صاحب	// //	۱۰٫۰۰ //
//	نسیم بیگم دختر شیخ احمد علی صاحب	// //	۱۰٫۰۰ //
مکرم	مظفر محمود صاحب	// //	۱۴٫۰۰ //

(باقی)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۳۹۰

میں محمد شریف ولد محمد اسماعیل صاحب قوم راجپوت پیشہ مزدوری عمر ۷۵ سال بیعت ۱۹۶۳ء ساکن ربوہ دارالعلوم شرقی ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱-۲-۸۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) ایک مکان ۳/۹ واقع دارالعلوم شرقی رقبہ ۱/۲ ۷ مرلے مالیتی اندازاً ۲۵۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت مزدوری ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی ادائیگی کا مطالبہ کریں۔

العبد:- محمد شریف ولد محمد اسماعیل ۳/۱۱/۸۰

محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ۔

گواہ شد:- رمضان(?) عبدالغفور وصیت نمبر ۱۴۳۸۵ ولد بابو غلام محمد مرحوم دفتر وقف جدید ربوہ

گواہ شد:- سید محمد محسن شاہ ولد سید محمد حسین شاہ صاحب وصیت نمبر ۵۸۵۴۲ دارالعلوم شرقی ربوہ

مسل نمبر ۲۴۳۹۱

میں ریشماں بی بی بیوہ نتھو خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت مئی ۱۹۲۹ء ساکن ۲۶/۱۲ نیو ٹمپل روڈ ۵ ریلوے کالونی ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۱۱/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر ۳۲/- روپے وصول شدہ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی ادائیگی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ:- ریشماں بی بی بیوہ نتھو خان مرحوم

گواہ شد:- ملک مظفر احمد ولد ظفر حسین صحابی مرحوم صدر مجلس موصیان گنج مغل پورہ وصیت نمبر ۱۶۱۴۷

گواہ شد:- نذیر احمد ولد نتھو خان ۱۲۱/۱ بنک روڈ مغل پورہ لاہور۔

مکرمہ	بیگم صاحبہ شیخ کریم الدین صاحب	بہاولنگر شہر	۱۰۰٫۰۰ روپے
مکرم	ملک بشیر احمد صاحب ہائیڈوے	// //	۳۰٫۰۰ //
//	رانا مبارک احمد صاحب ہائیڈوے کالونی بہاولپور		۲۲۵٫۰۰ //
مکرمہ	بیگم کیپٹن عبدالواحد صاحب مرحوم	اسلام آباد	۷۱٫۰۰ //
مکرم	ناصر احمد صاحب قریشی	//	۱۰٫۰۰ //
//	منصور عالم صاحب	// //	۵۰٫۰۰ //

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ کے تین مخلصین کی شہادت پر

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی مجلس عاملہ کی قرارداد تعزیت

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی مجلس عاملہ اور قائدین لاہور شہر کا یہ مشترکہ ہنگامی اجلاس اپنے نہایت ہی قابل احترام قائد محترم طاہر احمد خان صاحب۔ قابل صد ستائش نائب قائد مکرم جواد رشید خان صاحب۔ اور بڑے ہی پیارے ساتھی مکرم خواجہ اعجاز احمد صاحب ناظم اطفال کے المناک سانحہ ارتحال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ ہمارے یہ تینوں عظیم رفقاء کار سلسلہ کی اہم خدمت بجا لاتے ہوئے ۸ مارچ ۱۹۸۰ء کو ہفتہ کے روز لاہور سے ربوہ جاتے ہوئے ایک حادثے میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

محترم طاہر احمد خان صاحب بچپن ہی سے "خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو" کے زریں اصول پر عمل کرتے چلے آ رہے تھے۔ طالب علمی کے زمانہ میں ابھی ایف اے میں پڑھتے تھے کہ سکھر کی مجلس خدام الاحمدیہ کے قائد منتخب ہو گئے۔ اور پھر ایک سال بعد ہی اپنی خداداد صلاحیتوں کی بناء پر قائد ضلع نامزد کر دیئے گئے اور وہاں دو سال تک گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔

آپ ۱۹۷۶ء میں ملازمت کے سلسلہ میں لاہور تشریف لائے۔ یہاں بھی خدمت دین کی تڑپ نے انہیں چین سے نہ بیٹھنے دیا۔ مجلس ضلع لاہور کے ناظم اطفال مقرر ہوئے اور پھر ایک سال بعد ہی مرکز نے آپ کو لاہور کا قائد ضلع نامزد کر دیا۔

آپ ایک مرنجاں مرنج اور صلح کل شخصیت کے مالک تھے۔ کارکنوں سے بے حد محبت کرتے اور ان کی خدمات کی بے حد قدر کرتے تھے۔ خود آگے آنا پسند نہ کرتے تھے۔ لیکن دوسروں کی حوصلہ افزائی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھتے تھے۔ بے پناہ تنظیمی صلاحیتوں کے مالک تھے۔ نظام کے پابند سلسلہ کے فدائی اور خلافت کے عاشق تھے اور آخر جماعت کی خدمت کرتے ہوئے ہی شہادت کا درجہ پایا۔

جواد رشید خان صاحب ہمارے نائب قائد تھے۔ اور مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب نائب قائد ضلع کراچی کے چھوٹے بھائی تھے۔ اپنے بڑے بھائی کے ساتھ ان کے لاہور میں رہائش کے زمانہ میں عہد طفولیت سے ہی سلسلہ کی خدمت میں سرگرم عمل رہے۔ جواد صاحب سلسلہ کے مفاد کی خاطر عملی طور پر اپنی جان۔ مال عزت اور وقت کو قربان کر دینے کے لئے ہر دم تیار رہتے تھے۔ خاص طور پر وقت کی قربانی کا نہایت اعلیٰ معیار قائم کیا تھا۔ سلسلہ کا کوئی کام ہو کوئی موقعہ ہو۔ کوئی تقریب ہو آپ وہاں ضرور موجود ہوتے۔ اپنی شہادت سے پہلی رات کو بھی ۱۲½ بجے رات تک خدام الاحمدیہ کے فرائض کی سرانجام دہی میں مصروف رہے اور نماز فجر کے معاً بعد پھر انہی سرگرمیوں میں مشغول ہو گئے۔ غرض سلسلہ کی خدمت کا ان کو گویا ایک جنون تھا۔ جو ہر وقت دماغ پر مستولی رہتا۔ اور اسی خدمت کے دوران شہادت کا درجہ حاصل کیا۔

خواجہ اعجاز احمد صاحب ہمارے ناظم اطفال تھے۔ آپ کے والد مکرم خواجہ محمد اکرم صاحب سالہا سال تک لاہور کی جماعت کے عہدیداران رہے۔ اور انہوں نے اپنے بچے کی تربیت اس طرح کی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجسم خدمت بن گیا۔ خواجہ اعجاز احمد صاحب نے اپنے آپ کو سلسلہ کی خدمت میں اتنا محو کر دیا تھا کہ جب کہیں خدام الاحمدیہ لاہور کا تذکرہ ہوتا فوراً ہی خواجہ صاحب کا تصور ذہن میں ابھرتا تھا۔ اور یہ دونوں چیزیں لازم و ملزوم بن گئی تھیں۔

وہ ۱۹۷۵ء سے ہمارے رفیق کار تھے۔ اور اس عرصہ میں تربیت۔ مال اور اطفال کے شعبہ کے ناظم رہے۔ ان تھک کارکن تھے۔ انکار کا لفظ ان کی لغت میں تھا ہی نہیں۔ کوئی خدمت ہو ہر وقت کمربستہ۔ کوئی کام ہو ہر وقت حاضر۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اپنی پڑھائی کا بھی اتنا ہی خیال رکھتے جتنا خدمت سلسلہ کا وہ اپنے کالج کے ایک نمایاں طالب علم تھے۔

اپنے ان تینوں بھائیوں کی دائمی جدائی پر ہمارے دل غمگین ہیں اور آنکھیں اشکبار۔ لیکن ساتھ ہی ہمارے دل اس بات پر تسلی پاتے ہیں کہ ہمارے ان تینوں بھائیوں نے ایسے وقت میں اپنی جان جان آفرین کے سپرد کی۔ جب وہ ایک بہت ہی مقدس اور بابرکت فریضہ سرانجام دے رہے تھے اور اس طرح شہید کے رتبہ پر فائز ہو کر اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔

ہم اراکین مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ضلع لاہور بشمول قائدین لاہور شہر محترم طاہر احمد خان صاحب کی اہلیہ اور ان کے بچوں، ان کے والدین اور ان کے اعزہ و اقارب کے غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اسی طرح محترم جواد رشید خان صاحب اور محترم خواجہ اعجاز احمد صاحب کے والدین بہن بھائیوں اور سب عزیزوں سے گہری ہمدردی اور شدید رنج و کرب کا اظہار کرتے ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تینوں کے درجات بلند فرمائے۔ ان کو اپنے قرب سے نوازے۔ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہم یہ بھی دعا کرتے ہیں اور اپنے مولا کے حضور یہ التجا کرتے ہیں کہ اے ہمارے ارحم الراحمین آقا! تو محض اپنے فضل سے ہماری مجلس کو ان کا نعم البدل عطا فرما۔ اور ان کے جانے سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے اس کو اپنے فضل سے پورا کر۔ آمین یا ارحم الراحمین

ہم ہیں اراکین مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ
ضلع لاہور و قائدین لاہور شہر

انصار اللہ کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری

جن مجالس نے ابھی تک ماہ تبلیغ / فروری کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری مرکز کو نہیں بھجوائی ان سے درخواست ہے کہ اپنی رپورٹ جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ اضلاع کے ناظمین کرام بھی اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔ اور ایسا انتظام فرمائیں کہ ہر ماہ کی دس تاریخ کو پچھلے ماہ کی رپورٹ بروقت دفتر کو پہنچتی رہے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ھو الشافی
ناخونہ کورس PTERYGIUM COURSE
ناخونہ کیور ۱۵/- PTERYGIUM CURE
ناخونہ لوشن ۳/- PTERYGIUM LOTION
میزان: ۱۸
ڈاک خرچ و پیکنگ ۵
۲۳
تفصیلی لٹریچر ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔
کیور ٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ
فون نمبر ۶۰۷ / ۶۰۶

چائنا ہیئر ٹانک
بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکتا ہے۔ انکو لمبا اور مضبوط بناتا ہے۔ قیمت دس روپے
ایلن میڈیکوز ۱۲ پونچھ روڈ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ انصار مارکیٹ ربوہ فون نمبر ۵۳۵
ربوہ اور بیرون ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی خرید و فروخت کا سب سے پہلا اور قابل اعتماد ادارہ